باب۔51

اسراف

☆ وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّـــهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۔

ترجمہ: اور جو لوگ دکھاوے میں اپنا مال صرف کرتے ہیں نہ انھیں اللہ پر ایمان ہے نہ روزِ جزا پر۔ اور جس کا ساتھی شیطان ہو وہ بُرا ساتھی نہ ہو گا تو کیا ہو گا؟(سورۃ النسآء: آیت 38)

☆ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۔

ترجمہ: اور اسراف نہ کرو۔ کیونکہ وہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(سورۃ الانعام: آیت 141 کا حصہ)

صاحبو! آج کل کے مسلمانوں پر غور کرو کہ ان کی کیا حالت ہے۔ اسراف اور فضول خرچی مسلمانوں کا شیوہ بن گیا ہے۔ پیدا ہونے کے دن سے مرنے تک ہر چیز میں اسراف۔ چھٹی، چھلہ، ختنہ، سالگرہ، بسم اللہ، شادی بیاہ، بات بات پر رسم، اور اس پر فضول خرچی۔ جسے دیکھو بے جا رسوم اور اسراف میں گرفتار ہے۔ سود کے پیسے سے روزہ کشائی ہو رہی ہے، تسمیہ خوانی یعنی نام رکھائی کے لیے تقریب بھی کی جا رہی ہے، حتیٰ کہ عرس تک ہو رہے ہیں۔ اول تو قرض لینا ہی کوئی اچھی بات نہیں۔ پھر سودی قرض سے غیر ضروری کاموں میں خرچ، اور وہ بھی عبادت کے کاموں میں۔۔۔! نیکی برباد، گناہ لازم۔

ہماری شادیوں کا کیا حال ہے۔۔۔! لوگ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا نے ہماری شادی میں اتنے روپے لگائے۔ ہماری بہن کو ہم نے اتنے جوڑے دیئے، اتنا زیور دیا۔ اگر ہم ویسی شادی نہ کریں تو ہم سے لوگ کیا کہیں گے؟ پہلا سوال جو دولھے والوں کی طرف سے ہوتا ہے وہ یہ کہ کیا دیں گے؟ کیا موٹر کار دیں گے؟ گھوڑے جوڑے کے کتنے ملیں گے؟ ولایت کو بھجوا کر تعلیم دلوائیں گے؟ اس قدر روپیہ حکامانِ بالا کو دینے کے بعد نوکری مل سکتی ہے تو اتنی امداد کر کے کیا آپ ہم کو نوکر رکھوا سکیں گے؟ غرض کہ یہ سب نکھٹو مردوں کے

مطالبات ہیں۔ عورت کا مال ڈھونڈتے ہیں۔ پہلے مرد پالتا تھا۔ اب عورتوں کے مال پر مرد پلتے ہیں۔ اور جو ان مطالبات کو پورا نہیں کر سکتے ان کی بیٹیاں بیٹھی رہ جاتی ہیں۔ ہمارے زمانے کا ایک واقعہ ہے جو عبرت خیز بھی ہے۔ ایک صاحب کی لڑکی کی عین شادی کے وقت ساہوکار (money lender) نے قرض دینے سے انکار کر دیا۔ اس بد نصیب نے خودکشی کر ڈالی۔ افسوس! مسلمانوں کا خون کالی جونکیں پی رہی ہیں جن کا نام ساہوکار، بنیا اور banker ہے۔ مگر بعض خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جنھوں نے شادیوں کو شرعی اصول کے مطابق ہی انجام دیا۔ ان کے حق میں شادی، شادی رہی۔ خانہ آبادی رہی، نہ کہ بربادی۔ بہر حال مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اس پر جلد توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کے پاس پہلے دولت تھی، حکومت تھی تو انھیں سخاوت اور generosity پر برانگیختہ کیا جاتا تھا انھیں داد و دہش اور lavishness پر متوجہ کیا جاتا تھا۔ تمام لوگ نصیحت کرتے کہ سخاوت کرو، سخاوت اچھی چیز ہے۔ لیکن اب مسلمانوں کے پاس دولت کہاں؟ عزت کہاں؟ سب نذرِ آرام طلبی اور اسراف ہو گیا۔

اب ضرورت ہو گئی ہے کفایت شعاری کی، تعلیم کی، بے جا صرفوں سے روکنے کی، میانہ روی کو پیش نظر رکھنے کی۔ اب وقت ہے کہ سب کو نصیحت کریں کہ اسراف ہرگز نہ کرو۔ مال جمع کرو۔ مال ہی سے جمال ہے مال ہی میں کمال ہے۔ یاد رکھو بے دولت کی کچھ عزت نہیں۔ ذرا دیکھو تو! کہ "بھری تھیلی کھڑی رہتی ہے اور خالی تھیلی پڑی رہتی ہے"۔۔۔ آج کل اصلاحِ رسوم کے دعوے تو بہت ہی لمبے چوڑے کیے جاتے ہیں مگر عمل کے وقت صفر ہی صفر رہتا ہے۔ اب اصلاح کے لفظ کا وظیفہ خوب ہی پڑھا جاتا ہے۔ اتنی مرتبہ اللہ کا نام بھی نہیں لیا جاتا جتنی دفعہ اصلاح، اصلاح کا لفظ کہا جاتا ہے۔

مسلمانو! خدا کے لیے اپنے آپ پر، اپنے بیوی بچوں پر رحم کرو۔ اور اسراف اور بے جا خرچنے سے احتراز کرو۔ دیکھو! سورۃ الاسراء آیت 27 میں تم کو اللہ کیا فرماتا ہے۔۔۔اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ!

اٹھو اٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک
جاگو جاگو، اجل کمین گاہ میں ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 5 صفحہ 21 تا 23 پارہ 8 صفحہ 36، 37 پارہ 15 صفحہ 22، 23 اور پارہ 19 صفحہ 23، 24}

Siddiqui Publications